اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا ○ (الاحزاب:72)

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ اٰخَر

الٓرٰ قف کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ لا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ○ (ابرٰھیم:1)

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

خیرکم من تعلم القرآن وعلمه (صحاح ستہ)

او کما قال علیه الصلوۃ والسلام

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۔ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

اندھیروں سے روشنی کی طرف:

لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ (ابرٰھیم:1) یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل فرمائی تاکہ اس کے ذریعے آپ انسان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لائیں۔

گویا قرآن مجید فرقان حمید

......انسانوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لانے والی کتاب

......بھٹکے ہوؤں کو سیدھا راستہ دکھانے والی کتاب

......قعر مذلت میں پڑے ہوؤں کو اوج ثریا پر پہنچانے والی کتاب اور

......اللہ سے بچھڑے ہوؤں کو اللہ سے ملانے والی کتاب ہے۔

قرآن مجید کی فضیلتوں میں سے سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ یہ شہنشاہِ حقیقی کا کلام ہے۔ اس کو دوسرے کلاموں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو اللہ رب العزت کو اپنی مخلوق پر حاصل ہے۔

کتاب ہدایت:

قرآن مجید کتاب ہدایت ہے...... اللہ رب العزت نے اسے کتاب عبادت نہیں کہا کہ یہ مصلے کی عبادت بتاتی ہے بلکہ یہ کتاب ہدایت بچے کے پیدا ہونے سے لے کر اس کے مرنے، حشر کے دن اٹھنے اور جنت کے اندر پہنچنے تک قدم قدم پر رہنمائی کرتی ہے........ اس لئے زندگی میں کوئی بھی معاملہ پیش آئے تو اس کتاب کی طرف رجوع کیجئے، آپ کو اس میں ہر بیماری کا علاج ملے گا اور اس میں ہر مسئلے کا حل ملے گا۔

قرآن مجید بسم اللہ کی ''با'' سے شروع ہوتا ہے اور والناس کی ''س'' پر مکمّل ہوتا ہے۔ ''با'' اور ''س'' کو ملائیں تو ''بس'' کا لفظ بنتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس نے قرآن پڑھ لیا اس کو اب کسی اور ہدایت کی ضرورت نہیں ہے، اس کے لئے بس یہی کافی ہے۔

رحمت الٰہی کو کھینچنے کا مقناطیس:

لوہا جہاں بھی ہو مقناطیس اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید فرقان حمید اللہ رب العزت کی رحمتوں کو کھینچنے کا مقناطیس ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (الاعراف:204) اور جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحمتوں کی بارش کی جائے۔

معرفتوں بھری کتاب:

قرآن مجید معرفتوں بھری کتاب ہے، یہ حقیقتوں کا خزانہ ہے، سچائیوں کا مجموعہ ہے، بلکہ سچی بات ہے کہ یہ Ultimate realities of the universe ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس میں کائنات کی صداقتوں کو یکجا فرمادیا ہے۔ یہ اب ہمارے پاس موجود ہے۔اس کو پڑھئے ،اس پر عمل کیجئے اور دنیا وآخرت کی عزتیں پائیے۔یادرکھیں کہ جو بندہ دنیا میں اس قرآن کی قدر نہیں پہچانے گا آخرت میں قرآن اس سے نا آشنا بن جائے گا اوراس طرح وہ بندہ قرآن عظیم الشان کی شفاعت سے محروم ہوجائے گا۔

ایک ایمان افروز واقعہ:

1987ء میں یہ عاجز واشنگٹن میں ورجینیا کے قریب مقیم تھا۔ہمیں اطلاع ملی کہ یہاں مختلف مذاہب کے لوگوں نے اپنے ملنے کا ایک دن متعیّن کیا ہوا ہے۔ وہاں ہر مذہب کے لوگ آتے ہیں لیکن وہاں اسلام کی نمائندگی کرنے والا کوئی نہیں ہے۔لہٰذا ان کے دل میں اسلام کے بارے میں جو جو الٹی سیدھی باتیں آتی ہیں وہ کہتے رہتے ہیں۔ چنانچہ دوست احباب نے اس عاجز کو قربانی کا بکرا بنادیا کہ آپ ہی وہاں جائیں۔لہٰذا فقیر نے وہاں جانا شروع کردیا۔مہینے میں ایک بار ان کی میٹنگ ہوتی تھی۔کبھی کوئی بات زیر بحث آتی اور کبھی کوئی بات۔ ہمارا فرض منصبی یہ تھا کہ مسلمان ہونے کے ناتے اگر اسلام کے بارے میں کوئی بات ہوتو اس کو ہم Watch (مشاہدہ) کریں۔ چنانچہ اگر ان کو کوئی Confusion (الجھن) ہوتی تھی تو ہم اس کو Clarify (دور) کردیتے تھے۔الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو یہ سعادت سالہا سال نصیب فرمائی۔کسی کرسی پر عیسائیوں کا پادری بیٹھا ہوتا تھا، کسی کرسی پر یہودیوں کا ربائی Rabai (یہودیوں کا مذہبی پیشوا) بیٹھا ہوتا تھا، کسی کرسی پر ہندوؤں کا پنڈت بیٹھا ہوتا تھا، اور جو کرسی اسلام کے نام پر رکھی ہوتی تھی اس پر اس عاجز کو بیٹھنے کی توفیق ملتی تھی۔اس کے علاوہ ادیان عالم

کےاور بھی نمائندے بیٹھے ہوتے تھے۔

ایک مرتبہ اس عاجز نے ایک پوائنٹ اٹھایا کہ آئندہ کی میٹنگ کا جو ایجنڈا بنایا جا رہا ہے اس میں یہ پوائنٹ رکھا جائے کہ ہر ہر دین والا اپنی اپنی آسمانی کتاب کا کچھ حصہ اس میٹنگ میں تلاوت کرے اور اس کی سمری (خلاصہ) بھی پیش کرے۔اس پر وہ سب آمادہ ہو گئے ......اس میں ایک راز تھا جس کو وہ بالکل نہ سمجھ سکے۔

جب اگلے مہینے میٹنگ ہوئی تو انہوں نے اس عاجز سے کہا کہ چونکہ یہ آپ ہی کی یہ Suggestion (تجویز)تھی اس لئے آپ ہی شروع فرمائیں۔ چنانچہ ہم نے فاتحۃ الکتاب (سورۃ فاتحہ) کی ان کے سامنے تلاوت کی اور اس کے معانی ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں ان کے سامنے بیان کر دیئے......اس لئے کہ ہم نے پڑھا تھا کہ تمام آسمانی کتابوں کا نچوڑ قرآن مجید میں آچکا ہے اور پورے قرآن مجید کا نچوڑ سورۃ فاتحہ میں ہے۔لہٰذا ہم نے سوچا کہ سورۃ فاتحہ کا پڑھ لینا گویا پورے قرآن کو ان کے سامنے پیش کر دینے کے مترادف ہے......اس کے بعد انہوں نے چند سوالات کئے اور وہ ان کے جوابات سن کر مطمئن ہو گئے۔

میرے بعد قدرتاً یہودی بیٹھا تھا۔وہ مجھے ہمیشہ بڑے غور سے دیکھتا رہتا تھا۔ ہر بار عمامہ بھی ہوتا، ہر بار جبہ بھی ہوتا اور ہر بار ہاتھ میں عصا بھی ہوتا تھا......اب اس کے دل کو محسوس تو ہوتا تھا کہ عصا تو حضرت موسیٰؑ کی وراثت تھی مگر ہے ان کے ہاتھ میں........حتیٰ کہ وہ بیچارہ ایک دن بول ہی پڑا۔ کہنے لگا،

You always come with a different respective look

آپ ہمیشہ ایک منفرد اور قابل قدر شخصیت کے روپ میں تشریف لاتے ہیں۔

سبحان اللہ یہ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی سنتوں کی برکت ہے۔ یہ الفاظ یہودیوں کے ایک بڑے عالم کے

ہیں۔ ”جی ہاں، جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے“

خیر، جب اس عاجز نے تلاوت اور ترجمہ مکمّل کیا تو اس کے بعد اس یہودی ربائی نے انگریزی کی کتاب کھولی اور اس کو پڑھنا شروع کر دیا۔ جب اس نے وہ کتاب پڑھنا شروع کی تو میں نے کہا کہ میں ایک پوائنٹ ریز کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا، وہ کیا؟ میں نے کہا، جی آپ مجھے یہ بتائیں کہ حضرت موسیٰ D پر جو کتاب ”تورات“ نازل ہوئی تھی وہ کس زبان میں ہوئی تھی؟ اس نے کہا، وہ تو حبرون (عبرانی) زبان میں نازل ہوئی۔ میں نے کہا، ابھی تو آپ انگریزی پڑھ رہے تھے، جبکہ طے یہ ہوا تھا کہ جو آسمانی کتاب نازل ہوئی اس میں سے پڑھا جائے گا۔ جب میں نے یہ کہا تو مجمع میں سناٹا چھا گیا۔

تھوڑی دیر کے بعد عیسائیوں کا پادری بولا کہ ”جی آپ کے سامنے کھری سی بات کرتا ہوں کہ اس وقت دنیا میں جتنے بھی ادیان موجود ہیں ان کے ماننے والوں میں سے فقط مسلمان ہی ایسے ہیں جن کے پاس الہامی کتاب (قرآن مجید) Original (اصلی) حالت میں موجود ہے، باقی سب کے پاس فقط ترجمے ہیں“۔ سب نے اس کی تائید کی۔

اللہ اکبر! اس وقت ایمان بہت مضبوط ہوا کہ اس وقت دنیا کے جتنے بڑے بڑے مذاہب ہیں ان کے چنے ہوئے بندے موجود ہیں اور سب اقرار کر رہے ہیں کہ فقط مسلمان ہی ایسے ہیں جن کے پاس ”کلام الٰہی“ اپنی اصلی شکل میں موجود ہے، باقی کسی کے پاس کلام الٰہی موجود نہیں ہے.......الحمدللہ ثم الحمدللہ.....یہی وجہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن مجید پکڑ کر فرماتے تھے:

ھٰذا کلام ربی، ھٰذا کلام ربی یہ میرے پروردگار کا کلام ہے، یہ میرے پروردگار کا کلام ہے

ڈیپریشن کا لفظ کہاں سے آیا؟

آجکل تو قرآن کو ماننے والے بھی کہہ رہے ہوتے ہیں کہ بس کچھ ڈیپریشن سی ہے۔ یہ "ڈیپریشن" کا لفظ ہم مسلمانوں کا لفظ نہیں ہے۔ ہمارے اسلاف کی زندگیوں میں یہ نہیں ہوتا تھا۔ اسی لئے اس لفظ کا اردو میں ترجمہ کرنے کیلئے کوئی لفظ ہی نہیں ہے۔ اسی طرح عربی زبان میں بھی اس کے ترجمہ کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر ڈیپریشن کو اردو میں بھی بولنا ہو تو ڈیپریشن ہی کہتے ہیں۔ نہ تو یہ لفظ اردو میں تھا اور نہ ہی عربی میں، لہٰذا سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ لفظ کہاں سے آیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جن کی زبان کا لفظ ہے انہی کی زندگیوں میں ڈیپریشن ہوتا تھا اور وہیں سے ادھر ہمارے ہاں آیا ہے۔ قرآن مجید سے روگردانی کی وجہ سے یہ لفظ ہماری زندگیوں میں بھی آ گیا۔

"جس کا اللہ سے واسطہ ہو اس کا پریشانیوں سے کیا واسطہ"

غور سے سنئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:28) جان لو کہ اللہ کی یاد کے ساتھ دلوں کا اطمینان وابستہ ہے۔

جب دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد ہوتی ہے تو پھر انسان کے ذہن میں کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ یہ ہاتھوں کی کمائی ہے، قرآن موجود ہے مگر پڑھتے نہیں، اور کہتے ہیں کہ جی ہمیں اسے پڑھنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔ ہم خوش نصیب ہیں کہ ہمارے پاس قرآن مجید موجود ہے۔ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے پاس یہ نعمت موجود نہیں ہے۔

ایک روسی عورت قرآن کی تلاش میں:

مجھے 1992ء میں تاشقند جانے کا موقع ملا۔ وہاں ایک جگہ سے گزر رہا تھا کہ ایک جوان عورت ذرا تیز تیز چلتی ہوئی قریب آئی اور کہنے لگی،

Are you Muslim?

کیا آپ مسلمان ہیں؟

میں نے کہا، ہاں میں مسلمان ہوں۔

وہ کہنے لگی،

Do You Have Quran?

کیا آپ کے پاس قرآن مجید ہے؟

میں نے کہا، ہاں، میرے پاس ہے۔ سفر میں ایک چھوٹا نسخہ سینے سے لگا کر رکھتے ہیں۔

اس نے کہا، کیا میں دیکھ سکتی ہوں؟

میں نے کہا، آپ ضرور دیکھ سکتی ہیں۔

جب اس نے میرے ہاتھ سے قرآن پاک لیا تو وہ قرآن پاک کو چوم کر کبھی ایک آنکھ سے لگانے لگی کبھی دوسری آنکھ سے سے لگانے لگی اور کبھی سینے سے لگاتی۔ عجیب دیوانوں والی اس کی حالت تھی۔ کچھ دیر تو میں انتظار میں رہا۔ پھر میں نے اس سے پوچھا، کیا وجہ ہے کہ ابھی تک آپ نے مجھے قرآن واپس نہیں کیا؟

وہ کہنے لگی، ’’میں بھی مسلمان ہوں، میری عمر اس وقت انتالیس (39) سال ہے اور میں اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ قرآن مجید کی زیارت کر رہی ہوں‘‘۔

اس وقت احساس ہوا کہ اے اللہ! یہ تیری کتنی بڑی نعمت ہے کہ ہم مسجد میں جائیں تو وہاں بھی قرآن مجید موجود ہوتا ہے، مدرسہ میں جائیں تو وہاں بھی موجود ہوتا ہے، گھروں میں جائیں تو وہاں بھی موجود ہوتا ہے حتی کہ دکانوں میں جائیں تو وہاں بھی موجود ہوتا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اس کی برکات سے نہ صرف مسلمان ہی فائدہ اٹھا رہے ہیں بلکہ یہ غیر مسلموں کی زندگیوں میں بھی انقلاب برپا کر رہا ہے۔

ایک ہندو گھرانے کے اسلام لانے کا واقعہ:

ہمارے ملک پاکستان کے صوبہ سندھ میں ایک ہندو گھرانے کے اسلام لانے کا ایک عجیب واقعہ پیش آیا ......ایک جوان کا تعلّق ہندو گھرانے سے تھا۔ اسے کینسر کا مرض لاحق ہوا۔ ڈاکٹروں نے اسے لاعلاج قرار دے کر ہاسپیٹل سے گھر بھیج دیا۔ اس کی عمر چالیس بیالیس سال تھی۔ وہ گھر آکر بڑا اداس اور پریشان رہنے لگا۔ اسے رہ رہ کر یہ خیال آتا کہ میں تو بس چند دنوں کے بعد مر جاؤں گا۔

ایک دن اس کی بیوی اس کے پاس بیٹھی تھی۔ وہ اس کے ساتھ محبّت بھری باتیں کر رہا تھا۔ اس دوران وہ کہنے لگا، اب تو میں اور آپ جدا ہو جائیں گے کیونکہ اب میری صحت کے بحال ہونے کا کوئی چانس باقی نہیں ہے۔

بیوی نے کہا، اگر آپ میرے ساتھ وعدہ کریں کہ میں جو بھی کہوں گی آپ میری بات مانیں گے تو اس شرط پر میں آپ کو ایک چیز پلاتی ہوں، آپ بالکل صحتمند ہو جائیں گے۔

اس نے جواب دیا، جب ہاسپیٹل میں میرے علاج کے لئے دوائیاں نہیں ہیں تو آپ کے پاس کونسی چیز آگئی ہے؟

وہ کہنے لگی، کیا آپ کو مجھ سے محبّت ہے؟

اس نے کہا، جی ہاں بہت محبّت ہے۔

بیوی نے کہا، اگر آپ کو مجھ سے واقعی محبّت ہے تو پھر وعدہ کریں...... آپ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے، پھر ہم اکھٹے لمبی زندگی گزاریں گے۔ بس آپ وعدہ کریں کہ جو بات میں کہوں گی آپ ضرور مانیں گے۔

اس نے کہا، میں تو آپ کی باتیں ویسے ہی مانتا ہوں...... پہلے زمانے میں تو جانور کو رسی ڈال کر پیچھے لے کر چلتے تھے لیکن آجکل کے نوجوان ایسے سدھائے ہوئے ہیں کہ ویسے ہی پیچھے چل رہے ہوتے ہیں۔

خیر میاں نے وعدہ کرلیا کہ آپ جو بات بھی کہیں گی میں مانوں گا۔ اس کے بعد اس کی بیوی اس کے پاس کرسی ڈال کر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنے پاس ایک جگ میں پانی بھی رکھ لیا۔ وہ کچھ پڑھ پڑھ کر اس پانی پر پھونکتی رہی۔ جب وہ فارغ ہوئی تو اس نے میاں کو اس میں سے کچھ پانی پلا دیا۔ پھر جب بھی اس کو پیاس محسوس ہوتی وہ اسی جگ میں سے اسے پانی پلا دیتی۔

اللہ کی شان دیکھئے کہ اس نے ابھی چند دن ہی وہ پانی پیا تھا کہ وہ اپنے آپ کو **Healthy** (صحت مند) محسوس کرنے لگا۔ اس نے جا کر لیبارٹری ٹیسٹ کروایا تو پتہ چلا کہ اس کے اندر کا بلڈ کینسر ختم ہو چکا تھا۔ اس کو یقین نہ آیا۔ جب اس نے ساری صورتحال اپنی بیوی کو بتائی تو اس نے کہا کہ کسی دوسری لیبارٹری سے چیک کروالیں۔ چنانچہ وہ دوسری لیبارٹری میں چلا گیا۔ وہاں سے بھی یہی رپورٹ ملی کہ بلڈ کینسر ختم ہو چکا ہے۔ وہ بڑا حیران ہوا۔

جب وہ دوسری رپورٹ لے کر گھر آیا تو بیوی سے کہنے لگا، میری بیماری تو واقعی ختم ہو چکی ہے اور میں بھی اپنے آپ کو بہتر محسوس کر رہا ہوں، مگر سچ سچ بتائیں کہ آخر یہ معاملہ ہے کیا؟

بیوی کہنے لگی، پہلے تو آپ وہ وعدہ پورا کریں جو میرے ساتھ کیا تھا، پھر بتاؤں گی۔ اس نے کہا، ٹھیک ہے، آپ مطالبہ کریں، آپ جو بات بھی کہیں گی میں پوری کروں گا۔ وہ کہنے لگی،

”آپ کلمہ پڑھ کر مسلمان بن جائیں“

جب اس کی بیوی نے یہ کہا تو وہ ہندو جوان حیران رہ گیا۔ وہ اس کے چہرے کی طرف غور سے دیکھ کر بولا، آپ کیا کہہ رہی ہیں؟

بیوی نے کہا، میں آپ کی بیوی ہوں، اب آپ کو صحت مل چکی ہے، آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے، لہٰذا اب آپ اپنا وعدہ نبھائیں اور کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائیں۔

اس نے کہا، میں تو یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ آپ مجھ سے یہ کہیں گی۔

بیوی نے کہا، جی آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے، لیکن اب جو کہہ دیا ہے وہ پورا کریں۔

اس نے پوچھا، کیا آپ مسلمان ہیں؟

بیوی کہنے لگی، ہاں میں مسلمان ہوں۔

اس نے کہا، تمہارا باپ تو اتنا پکا ہندو ہے کہ وہ تو اوروں کو بھی ہندو بناتا ہے، اگر اسے آپ کے بارے میں پتہ چل گیا تو وہ تو آپ کا گلا کاٹ دے گا، تم ایسے گھر کی لڑکی ہو، پھر تم کیسے مسلمان بن گئی؟

بیوی نے کہا، یہ لمبی کہانی ہے پھر سناؤں گی، آپ پہلے کلمہ پڑھیں اور مسلمان بن جائیں۔ میاں اب اچھی طرح قابو آچکا تھا اس لئے اسے کلمہ پڑھنا ہی پڑا۔ الحمدللہ وہ مسلمان بن گیا۔ اس کے بعد اس نے بیوی سے کہا کہ اب بتاؤ کہ اصل میں معاملہ ہوا کیا تھا؟ اب اس نے اسے یہ کہانی سنائی جواب میں سنا رہا ہوں۔

بیوی نے کہا کہ جب میں چھوٹی عمر میں سکول پڑھتی تھی اس وقت میری کلاس میں ایک مسلمان لڑکی بھی تھی۔ وہ میری سہیلی بن گئی۔ وہ ہمارے پڑوس میں ہی رہتی تھی۔ میں شام کے وقت اس کے گھر کھیلنے کے لئے جاتی تھی۔ اس کی والدہ مسلمان بچوں کو قرآن مجید پڑھاتی تھی۔ میری وہ سہیلی بھی اپنی والدہ سے

قرآن مجید پڑھتی تھی۔ چونکہ وہ میری سہیلی تھی اس لئے جب وہ اپنا سبق یاد کرتی تو میں بھی اس کے پاس بیٹھ جاتی تھی۔ میں بھی ذہین تھی۔ اسے بھی سبق یاد ہو جاتا اور مجھے بھی اس کا سبق یاد ہو جاتا۔ جب وہ اپنی امی کو سناتی تو میں بھی ان سے کہتی کہ خالہ! میں بھی سناتی ہوں۔ اس طرح وہ مجھ سے بھی سبق سن لیتی تھیں۔

جب خالہ نے چند دنوں میں میرا یہ شوق دیکھا تو انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ بیٹی! تم روزانہ ہی تو آتی ہو، تم بھی اس کے ساتھ ساتھ روزانہ یاد کرتی رہو۔ چونکہ میری کلاس فیلو تھی اس لئے میں نے کہا، جی ٹھیک ہے۔ جب میں نے یہ کہا تو خالہ کہنے لگی، بیٹی! یہ کسی کو نہ بتانا۔ میں نے کہا، جی میں کسی کو نہیں بتاؤں گی۔ اس طرح میں دو سال تک ان کے گھر جاتی رہی اور سبق بھی پڑھتی رہی۔ جس طرح ان کی بیٹی نے ناظرہ قرآن پاک مکمّل کیا اسی طرح میں نے بھی اس کے ساتھ قرآن پاک مکمّل کر لیا۔

میں نے جب قرآن پاک مکمّل پڑھ لیا تو میں نے خالہ سے کہا، خالہ! باقی بچے تو گھر میں پڑھتے ہیں لیکن میں تو گھر میں نہیں پڑھ سکتی۔ انہوں نے کہا، قرآن مجید میں الم نشرح ایک سورت ہے۔ یہ سورت پڑھ کر اگر کسی مریض پر دم کر دیں یا پانی پر دم کر کے اسے پلا دیں تو اس کو صحت مل جاتی ہے، یہ عمل مجھے کسی بزرگ نے بتایا تھا، اب یہی عمل میں آپ کو بتا رہی ہوں، اسے یاد رکھنا، یہ کبھی نہ کبھی تیرے کام آئے گا ......وہ مجھے اس قسم کی باتیں سناتی رہتی تھیں.......

جب میں جوان ہوئی اور میری شادی ہونے لگی تو چند دن پہلے میں ان کے پاس گئی اور ان کے پاس بیٹھ کر بہت روئی۔ میں نے کہا، خالہ! آپ کی بیٹی میری سہیلی تھی، اس کی وجہ سے میں آپ کے گھر میں آیا کرتی تھی، اسی بہانے سے میں نے قرآن پاک بھی پڑھ لیا تھا اور آپ نے مجھے کلمہ بھی پڑھا دیا تھا، اندر سے تو میں مسلمان ہو چکی ہوں، لیکن اب جہاں میری شادی ہو رہی ہے وہاں تو میں نہ اپنے ایمان کا

اظہار کر سکتی ہوں اور نہ ہی میرے پاس قرآن مجید ہو گا، وہاں میرا کیا بنے گا؟

خالہ نے کہا، بیٹی! تم پریشان نہ ہونا۔ میں کسی نہ کسی طرح تمہارے ساتھ جہیز میں قرآن مجید بھیج دوں گی ۔میں نے کہا، یہ تو بہت ہی عجیب بات ہے۔ چنانچہ خالہ نے میری والدہ کو پیغام بھجوایا کہ آپ کی بیٹی میری بیٹی کی سہیلی ہے، میری بیٹی اسے ھدیے کے طور پر جہیز کے کچھ کپڑے دینا چاہتی ہے، اگر اجازت ہوتو میں بھی کپڑے بنوا دوں...... میرے والدین کے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی۔ انہوں نے سوچا کہ یہ دونوں پرائمری سے لے کر کالج تک کلاس فیلوز ہیں اور آپس میں محبّت بھی رکھتی ہیں، اس لئے انہوں نے اجازت دے دی کہ ٹھیک ہے آپ بھی کچھ جوڑے بنوا دیں...... چنانچہ انہوں نے جواب بھیجا کہ ہم اس کو جہیز میں سات جوڑے بنوا کر دیں گے۔

اس خالہ نے میرے لئے بہت ہی قیمتی جوڑے بنوائے، انہوں نے ان کپڑوں کو بہت ہی خوبصورت طریقے سے گفٹ پیک کروایا اور ان کے درمیان میں قرآن مجید بھی گفٹ پیک کر کے ہمارے گھر پہنچا دیا۔اور ساتھ یہ بھی کہا کہ ہم نے اس کے کپڑے گفٹ پیک کیے ہیں، آپ اسے یہاں اپنے گھر نہ کھولنا بلکہ آپ کی بیٹی اپنے نئے گھر میں جا کر کھولے گی تا کہ اس کا خاوند بھی دیکھ کر خوش ہو۔

میرے والدین کو ان کی یہ بات بہت اچھی لگی۔ چنانچہ انہوں نے بھی کہا کہ یہ گفٹ پیک واقعی بہت خوبصورت ہے، بہتر یہی ہو گا کہ دلہن اسے اپنے گھر میں جا کر ہی کھولے۔

میں جب آپ کے گھر میں آئی تو میں نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ جس کمرے میں میری رہائش تھی، میں نے قرآن پاک نکال کر اس میں کہیں چھپا دیا۔ جب آپ روزانہ دفتر چلے جاتے تو میں پیچھے قرآن پاک کھول کر پڑھ لیتی اور جب آپ کے واپس آنے کا وقت قریب ہوتا تو میں اسے اچھی طرح چھپا کر رکھ دیتی تا کہ آپ اس کو دیکھ نہ لیں، زندگی کے اتنے سال میں نے آپ سے اپنا ایمان چھپائے رکھا۔

بالآخر آپ بیمار ہو گئے اور دوائیوں نے کام نہ کیا۔ میرے دل میں پکا یقین تھا کہ جہاں دوائیاں کام نہیں آتیں وہاں اللہ کا کلام کام آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اسی کلام میں فرماتے ہیں۔

وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ (یونس: 57) یہ قرآن مجید) سینے (دل) کی بیماریوں کے لئے شفا ہے۔

وہ کہنے لگی کہ جب آپ اپنی زندگی سے ناامید ہو گئے اور آپ نے مجھے کہا کہ اب میں مرنے کے قریب ہوں تو پھر میں نے آپ سے کہا کہ وعدہ کریں کہ جو میں کہوں گی آپ اسے پورا کریں گے تو میں آپ کو کچھ پانی پلاتی ہوں، آپ نے میری بات مان لی اور میں نے وہی سورت آپ کو پانی پر دم کر کے دی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا عطا فرما دی.......میں نے بھی کلمہ پڑھا ہوا تھا اور اب آپ بھی مسلمان بن چکے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اب آپ کو نئی زندگی دی ہے، اب آپ اس زندگی کو اللہ کے دین کی خدمت میں صرف فرما دیجئے۔ اللہ اکبر۔

قرآن مجید کا سب سے بڑا اعجاز:

میرے دوستو! ہم قرآن مجید کی برکتوں سے واقف نہیں ہیں۔ اگر ہمیں اس کی برکتوں پر یقین ہو تو ہم اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھیں کہ اللہ رب العزت نے ہمیں دنیا میں اپنی یہ نعمت عطا فرمائی ہے۔ یہ ایسی نعمت ہے جو ہمارے پاس ہر وقت موجود ہے۔ اس کا بڑا اعجاز ہے۔ اس کا حفظ ہو جانا اللہ رب العزت کی بڑی رحمت ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی اسے یاد کر لیتے ہیں۔ پوری دنیا میں کوئی اور کتاب ایسی نہیں ہے جس کے حافظ دنیا میں موجود ہوں۔

سینہ بہ سینہ قرآن کا فیض:

ہمارے ایک دوست سٹیل مل کراچی میں انجینئر تھے۔ وہ ایک نیک سیرت اور متشرع مسلمان تھے۔ چونکہ

سٹیل مل روس کے تعاون سے لگی تھی اس لئے وہ 1973ء میں ٹریننگ لینے کے لئے گیسٹ (مہمان) بن کر ماسکو گئے۔ یہ وہ دور تھا جب وہاں کمیونزم کا طوطی بولتا تھا۔ بلکہ دنیا تو یہاں تک کہتی تھی کہ بس اب پورا ایشیا سرخ ہونے والا ہے۔

انہوں نے یہ واقعہ خود سنایا کہ چند دنوں کے بعد وہاں جمعہ کا دن آیا اور میں نے دوستوں سے کہا کہ مجھے تو مسجد جانا ہے، میں جمعہ کی نماز مسجد میں پڑھوں گا۔ انہوں نے کہا کہ یہاں تو مسجدوں کو گودام بنا دیا گیا ہے، ایک دو مسجدوں کو ٹورسٹ (سیاحوں) کے لئے کھلا رکھا گیا ہے اور باقی سب مسجدوں کو ان کے کھلے کھلے ہال کی وجہ سے گودام بنا دیا گیا ہے، اور جو دو مسجدیں کھلی رکھی ہوئی ہیں وہ بھی کبھی کھلتی ہیں اور کبھی بند ہوتی ہیں۔ میں نے کہا کہ آپ مجھے ان مسجدوں کا پتہ بتائیں۔

خیر، میں پتہ کر کے ایک مسجد کے پاس پہنچ گیا۔ وہاں پتہ چلا کہ اس مسجد کے پڑوس میں ایک آدمی کے پاس اس مسجد کی چابی ہے اور وہی اس کو کھولا کرتا تھا۔ چنانچہ میں اس آدمی کے پاس گیا اور کہا کہ مسجد کھولو، مجھے نماز پڑھنی ہے۔ اس نے کہا کہ میں کھول تو دیتا ہوں، آگے آپ جو کچھ کریں گے آپ خود ذمہ دار ہوں گے۔ اگر آپ کو پولیس پکڑ کر لے گئی تو میں ذمہ دار نہیں ہوں گا۔ میں نے کہا کہ آپ فکر نہ کریں، میں کوئی بھاگ کر یہاں نہیں آیا ہوا، بلکہ میں یہاں گیسٹ (مہمان) ہوں، میں اپنے ملک میں بھی مسلمان تھا اور یہاں بھی مسلمان ہوں، وہاں بھی نمازیں پڑھتا تھا اور یہاں بھی پڑھوں گا، مجھے کون روک سکتا ہے؟

میری باتیں سن کر وہ بڑا حیران ہوا اور مسجد کھول دی۔ میں نے مسجد کی صفائی کی۔ مسجد میں کوئی اور آدمی نہیں تھا جس کی وجہ سے میں جمعہ کی نماز تو پڑھ ہی نہیں سکتا تھا، فقط ظہر کی نماز پڑھنی تھی۔ لہٰذا جب ظہر کا وقت ہوا تو میں نے خوب اونچی آواز سے اذان دی۔ جب اذان دی تو قریب کے مکانوں سے مرد،

عورتیں اور بچے مسجد میں آ گئے۔ وہ یہ سارا ماجرا حیران ہو کر دیکھ رہے تھے۔ میں نے نماز پڑھی اور وہ مجھے دور دور سے اس طرح دیکھتے رہے جیسے کوئی نیا کام دیکھ رہے ہوں۔

جب نماز سے فارغ ہو کر میں جانے لگا تو ان میں سے ایک بچہ آ کر کہنے لگا کہ آپ ہمارے گھر چائے پینے کیلئے آئیں۔ میں نے ان کے خلوص کو دیکھتے ہوئے دعوت قبول کر لی۔ وہ مجھے اپنے مہمان خانے میں لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ دستر خوان لگا ہوا ہے، اس پر میوے لگے ہوئے ہیں، عورتیں کھانا لے کر آ گئیں اور چائے بھی فوراً آ گئی...... میرے وہاں جانے پر اس گھر میں عید کی سی خوشی کا سماں تھا۔ بچے، مرد اور عورتیں سب خوش تھے..... میں نے کچھ کھانا کھایا، مردوں نے بھی ساتھ کھایا۔ اس کے بعد ہم وہاں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے میرے آگے آگے بیٹھ گئے، ان کے پیچھے مرد بیٹھ گئے اور ان کے پیچھے عورتیں آ کر کھڑی ہو گئیں۔

ایک چھوٹا سا بچہ میرے قریب بیٹھا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا، بچہ! تم قرآن مجید پڑھے ہوئے ہو؟ بچے نے اشارے سے ہاں میں جواب دیا۔ میری جیب میں چھوٹے سے سائز کا قرآن مجید تھا، میں نے وہ کھول کر اس کے سامنے کیا اور میں نے کہا کہ یہاں سے پڑھو۔ وہ بچہ کبھی قرآن مجید کی طرف دیکھتا اور کبھی میرے چہرے کی طرف۔ میں بڑا حیران ہوا کہ کہتا بھی ہے کہ میں پڑھا ہوا ہوں اور پڑھتا بھی نہیں۔ تیسری مرتبہ میں نے اس سے کہا کہ پڑھو نا یہاں سے

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم: 6) وہ کہنے لگے کہ جب میں نے یہ چند الفاظ پڑھے تو بچے نے پڑھنا شروع کر دیا اور وہ قرآن مجید کی طرف دیکھے بغیر پڑھتا چلا جا رہا تھا۔ میں اور زیادہ حیران ہوا۔ میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ اس کے جواب میں اس کے

والد مسکرائے اور کہنے لگے، دراصل ہمارے پاس قرآن مجید موجود نہیں ہے۔ اگر کسی گھر میں قرآن پاک کا ایک ورق بھی نکل آئے تو گھر کے چھوٹے بڑے سب لوگوں کو پھانسی دے دی جاتی ہے۔ اس لئے ہم اپنے پاس قرآن مجید رکھ ہی نہیں سکتے۔ میں نے پوچھا کہ پھر آپ کیا کرتے ہیں؟ کہنے لگے کہ جو ہمارے پُرانے حافظ ہیں ان میں سے کوئی درزی کا کام کرتا ہے اور کوئی اور کام، ہم یہ کرتے ہیں کہ بچوں کو درزی وغیرہ کا کام سکھانے کیلئے شاگرد بنا کر بھیج دیتے ہیں، وہ بچے کو جہاں کپڑا کاٹنا، سلائی کرنا اور بٹن لگانا سکھاتے ہیں وہاں ساتھ ہی ساتھ بچے کو دو تین آیتیں زبانی سبق بھی روزانہ دے دیتے ہیں اور اس طرح بچہ نابینا بچے کی طرح یاد کر رہا ہوتا ہے۔ بالآخر ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ وہ قرآن مجید کا حافظ تو بن جاتا ہے لیکن اسے قرآن مجید ناظرہ پڑھنا نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ نے قرآن پاک کھول کر اسے کہا کہ یہاں سے پڑھو تو اس کو تو پتہ نہیں تھا کہ کہاں سے پڑھنا ہے کیونکہ اس نے تو قرآن مجید دیکھا ہی نہیں ہے اور جب آپ نے آیت پڑھی تو اس کو پتہ چل گیا کہ یہاں سے پڑھنا ہے، اگر آپ کہتے تو بچہ قرآن مجید کے اختتام تک پڑھتا چلا جاتا۔ سبحان اللہ

وہ کہنے لگے کہ میں نے قرآن مجید کا معجزہ دیکھا کہ جہاں پر لوگ قرآن مجید پر پابندی لگا چکے ہیں، لوگ قرآن مجید کو دیکھ نہیں سکتے، وہاں قرآن مجید کو ناظرہ پڑھنے والے تو نہیں ہوتے مگر قرآن مجید کے حافظ وہاں بھی موجود ہوتے ہیں۔ اللہ اکبر

انہوں نے بتایا کہ میں نے دل میں کہا،

''لوگو! تم نے قرآن مجید کی اس کتاب پر تو پابندی لگا دی لیکن جو سینوں میں قرآن مجید ہے تم اس پر پابندی کہاں لگا سکتے ہو؟''

واقعی یہ قرآن مجید کا کھلا معجزہ ہے کہ جن ملکوں کے لوگ قرآن مجید رکھ نہیں سکتے تھے ان کی نسلوں میں

قرآن مجید پھر بھی حفظ کے طور پر سینوں سے سینوں میں چلتا رہا۔

یہ کہاں کا انصاف ہے؟

ہم یقیناً خوش نصیب ہیں کہ اس پروردگار نے ہمیں یہ نعمت گھر میں دی ہوئی ہے، ہم جب بھی پڑھنا چاہیں اس قرآن مجید کو پڑھ سکتے ہیں۔ ہم اللہ رب العزت کے اس احسان کا شکر ادا کریں اور اس قرآن مجید کو روزانہ پڑھنا اپنا فرض منصبی سمجھیں۔ کوئی دن بھی اس کی تلاوت کے بغیر نہ گزرے۔

مثال کے طور پر میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر آپ کے پیر و مرشد کا بیٹا آپ کے گھر مہمان آئے اور آپ کسی دن اس کا حال ہی نہ پوچھیں تو آپ محسوس کریں گے کہ میرے شیخ کیا کہیں گے اور یہ بچہ کیا کہے گا کہ میری خیر خبر بھی نہیں لی۔ اور اگر وہ کئی دنوں تک آپ کے گھر میں رہے اور آپ اس سے نہ ملیں اور نہ ہی حال پوچھیں تو پھر آپ اور زیادہ عجیب محسوس کریں گے کہ بچہ ہمارے گھر مہمان کے طور پر آیا ہوا ہے اور میں نہ تو اس سے مل ہی سکا ہوں اور نہ ہی حال پوچھا ہے۔

او خدا کے بندو! اگر پیر و مرشد کا بیٹا گھر آئے اور ہم اس سے حال نہ پوچھ سکیں تو اپنے آپ کو مجرم سمجھتے ہیں ، یہ قرآن مجید ہمارے پروردگار کا کلام ہے اور ہمارے پاس مہمان ہے مگر پورا دن گزر جاتا ہے اور ہم اس مہمان کا حال تک نہیں پوچھتے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔

قرب قیامت کی ایک علامت:

یہ اللہ رب العزت کا احسان سمجھئے کہ اس نے ابھی تک ہمارے اندر اپنا قرآن رکھا ہوا ہے۔ قرب قیامت کی علامات میں سے ہے کہ قرآن مجید کو اٹھا لیا جائے گا۔ ہمیں چاہیے کہ اس وقت سے پہلے پہلے اس قرآن کی قدر کر لیں..... پروردگار عالم کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں رمضان المبارک میں قرآن مجید سننے کی توفیق عطا فرمائی۔ ہم پروردگار کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے۔

لمحۂ فکریہ:

معزز سامعین! یہ آج ۲۹ رمضان المبارک کی رات ہے۔کیا معلوم کہ یہ رمضان المبارک کی آخری رات ہو۔اگر یہ آخری رات ہے تو پھر ہمیں اس حدیث پاک کے مضمون کے بارے میں سوچنا پڑے گا جس میں فرمایا گیا ہے کہ برباد ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اپنی مغفرت نہ کروائی۔

کیا ہم نے اللہ تعالیٰ سے سچی معافی مانگ لی.........!!!

کیا ہم نے گناہ بخشوا لئے.........!!!

اگر ابھی تک گناہ نہیں بخشوا سکے تو ہمارے لئے تو خطرے کی گھنٹی بج رہی ہے۔وقت تو ہمارے ہاتھوں سے جا رہا ہے۔جس طرح ۲۸ دنوں کے گزرنے کا پتہ نہیں چلا اسی طرح اگلے ۲۸ گھنٹوں کے گزرنے کا پتہ بھی نہیں چلے گے۔یہ اس رمضان المبارک کی آخری طاق رات ہے۔ہمیں چاہیے کہ ہم اس مبارک رات میں اپنے گناہوں سے سچی توبہ کریں اور اپنے رب سے صلح کر لیں۔ہم نے اپنے پروردگار کی بہت نافرمانیاں کیں، بھاگ بھاگ کر گناہ کیے۔سچی بات تو یہ ہے کہ ''ہم نے گناہ کئے بڑھ بڑھ کے اور پروردگار نے پریشانیاں بھیج بھیج کر پھر مسجد بلا لیا''۔

ویسے تو بندے کو مسجد یاد ہی نہیں آتی۔لیکن

کاروبار میں کمی کر دی.......مسجد کی طرف بھاگا،

بیوی کو بیمار کر دیا........مسجد کی طرف بھاگا،

کوئی غم پریشانی دے دی..........مسجد کی طرف بھاگا،

پاک ہے وہ پروردگار جو پریشانیوں کی رسیوں میں باندھ باندھ کر ہمیں اپنے گھر کی طرف کھینچ رہا ہوتا

ہے....... پریشان کرنے کا مقصد ستانا نہیں ہوتا بلکہ اپنے گھر کی یاد دلانا مقصود ہوتا ہے۔

بہر حال اللہ کی رحمت سے ہمیں رمضان المبارک میں اس گھر کی حاضری نصیب ہوتی رہی، ہم نے تراویح بھی پڑھی اور قرآن مجید بھی سنا۔ اب یہ آخری رات ہے۔ اس رات میں اللہ رب العزت سے صلح کر لیجئے اور اپنے گناہوں کو بخشوا لیجئے۔

''یا تو یہ رات ہمارے لئے گولڈن چانس ہوگی یا پھر ہمارے لئے لاسٹ چانس ہوگی''

گناہ اور ناپاکی:

ایک بات یاد رکھنا کہ گناہ ناپاکی کی مانند ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ (التوبہ: 28) مشرک نجس ہوتے ہیں۔

اگر مشرک ستر دفعہ بھی غسل کر کے آئے تو وہ نجس ہی رہے گا۔ حالانکہ اس کے جسم سے نجاست کی بدبو نہیں بلکہ پرفیوم کی خوشبو آ رہی ہوتی ہے...... قرآن اس کو نجس کہہ رہا ہے...... کیوں؟...... اس لئے کہ شرک کو نجاست سے تعبیر فرمایا۔

بالکل اسی طرح جتنے بھی گناہ ہم کرتے ہیں ہر ہر گناہ نجاست کی مانند ہے۔ جس عضو سے بھی گناہ کرتے ہیں وہ عضو گناہ کرنے سے نجس ہو جاتا ہے۔ چونکہ یہ گناہ انسان کو ناپاک کر دیتے ہیں اس لئے اس ناپاک انسان کو اللہ رب العزت کی پاک ہستی کا وصل حاصل نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اگر ہم سو فیصد گناہوں سے سچی توبہ کریں گے تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا وصل حاصل ہو سکے گا۔

یہ ختم قرآن کی محفل تھی اس عاجز نے بغیر کچھ تیاری کئے آپ کے سامنے بیان کر دیا۔ عاجز نے شروع میں نیت بھی یہی کی تھی کہ یا اللہ! جو باتیں مجمع کے لئے زیادہ فائدہ مند ہوں وہی کہلوا دیجئے۔ لہٰذا چند

باتیں آپ کے سامنے پیش کر دیں ہیں......اللہ رب العزت ہمیں قرآن مجید کا قاری بنا دے، قرآن مجید کا حافظ بنا دے، قرآن مجید کا عالم بنا دے، قرآن مجید کا عامل بنا دے، قرآن مجید کا داعی بنا دے، قرآن مجید کا ناشر بنا دے، قرآن مجید کا عاشق بنا دے، بلکہ قرآن مجید کو ہمارا اوڑھنا بچھونا بنا دے۔ (آمین بحرمۃ سید المرسلین)

اللہ رب العزت ہمیں سچی پکی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرما دیں۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اشعار مراقبہ

ابناؤں گا اپنے نفس سرکش کو اب تو یارب غلام تیرا
میں چھوڑ کر کاروبار سارے کروں گا ہر وقت کام تیرا
کیا کروں گا بس اب الٰہی میں ذکر ہی صبح وشام تیرا
جماؤں گا دل میں یاد تیری رٹوں گا دن رات نام تیرا
ہر دم کروں گا اے میرے باری اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ
اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ
میں اے خدا دم بھروں گا تیرا بدن میں جب تک کہ جاں رہے گی
پڑھوں گا ہر وقت کلمہ تیرا دہن میں جب تک زباں رہے گی

کوئی رہے گا نہ ذکر لب پر تری ہی بس داستاں رہے گی
نہ شکوہ دوستاں رہے گا نہ غیبت دشمناں رہے گی
ہر دم کروں گا اے میرے باری اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ
اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ
رہا میں دن رات غفلتوں میں عبث یونہی زندگی گزاری
کیا نہ کچھ کام آخرت کا کٹی گناہوں میں عمر ساری
بہت دنوں میں نے سرکشی کی مگر ہے اب سخت شرمساری
میں سر جھکاتا ہوں میرے مولا میں توبہ کرتا ہوں میرے باری
ہر دم کروں گا اے میرے باری اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ
اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ